سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۳۵

صحبتِ اہل اللہ
اور
جدید ٹیکنالوجی

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر
کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۶۸۱۱۲

صُحبتِ اہلُ اللہ
اَور
جَدیدٹیکنالوجی

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر

کُتب خانہ مظہری

گلشنِ اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۶۸۱۱۲

فہرست

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مرتب

مرشدی و مولائی قطب المتقین عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب اطال اللّٰہ ظلالھم علینا الیٰ مائۃ و عشرین سنۃ مع الصحۃ و العافیۃ و ادام اللّٰہ فیوضھم و برکاتھم و انوارھم علیٰ سائر المسلمین الیٰ یوم القیامۃ کا پیش نظر وعظ صحبت اہل اللہ اور جدید ٹیکنالوجی جو مورخہ ۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۹۹ء بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب مسجد اشرف گلشن اقبال بلاک ۲ کی محراب سے نشر ہوا اپنے نام کے اعتبار سے جس قدر انوکھا ہے اس سے زیادہ اپنے مضامین کے اعتبار سے نادر، حیرت انگیز و وجد آفریں ہے جس میں حضرت والا نے اپنے مخصوص دلنشیں و محبت آفریں انداز میں ثابت فرمایا ہے کہ موجودہ اہل سائنس نے اس صدی میں نباتات کی پیوند کاری کی جو ٹیکنالوجی ایجاد کی ہے وہ نباتِ ادنیٰ کو نباتِ اعلیٰ بناتی ہے اور چونکہ اہل سائنس کا دائرۂ فکر و نظر کرۂ ارض اور اس کے متعلقات

اور اس کے گرد و پیش تک محدود ہے اس لئے ان کی ترقیات کی پرواز حیوانات و نباتات پر ختم ہوگئی ، لیکن اللہ تعالیٰ نے ۱۴سو برس پہلے **کونوا مع الصادقین** کی پیوندکاری کی جو ٹیکنالوجی نازل کی وہ ایسی اشرف و اعلیٰ ٹیکنالوجی ہے الذی یجعل الکافر مؤمناً والفاسق ولیاً والکلب انساناً جو کافر کو مومن ، فاسق کو ولی اور کتا خصلت آدمی کو انسان بناتی ہے ، انسانِ ادنیٰ کو انسان اعلیٰ بناتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے جس وقت اولیاء سازی کی یہ آسمانی ٹیکنالوجی اور پیوندکاری نازل کی ان سائنس دانوں کو اپنی اس حیواناتی اور نباتاتی ٹیکنالوجی کی بھی خبر نہیں تھی ۔ان اہل سائنس کی پسماندگی اس سے ظاہر ہے کہ ۱۴ سو برس بعد اپنی حیوانی و نباتی پیوندکاری کے طریقوں سے حیوانِ ادنیٰ کو حیوانِ اعلیٰ اور نباتِ ادنیٰ کو نباتِ اعلیٰ بنانے پر فخر کرتے ہیں ، وہ کیا جانیں کہ اشرف الناس انبیاء علیہم السلام کی یہ ٹیکنالوجی اور **کونوا مع الصادقین** کی پیوندکاری انسانِ ادنیٰ کو انسانِ اعلیٰ اور کفر و شرک میں مبتلا کتے اور سور سے بدتر انسانوں کو پاک کرکے ملائکہ سے اشرف و افضل کرتی ہے ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اہل اللہ کی صحبت کی کرامتِ اولیاء سازی پر حضرت والا کے یہ اشعار نہایت مفید اور لاجواب ہیں۔ جو قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

اگر اللہ والوں سے نہیں دل کی دوا پاتا
بہت مشکل تھا اپنے نفسِ سرکش کو دبا پاتا

سکونِ دل اُترتا ہے فلک سے اہلِ تقویٰ پر
بِدوں حکمِ خدا سائنس داں پھر کیسے پا جاتا

اگر پٹرول کے مانند ہوتا یہ سکونِ دل
زمیں میں کرکے بورنگ اس کو ہر کافر بھی پاجاتا

خدا کی سرکشی سے خودکشی ہے مل و دولت میں
کبھی اللہ والوں سے نہیں ایسا سنا جاتا

بتوں کے عشق سے دُنیا میں ہر عاشق ہوا پاگل
گناہوں سے سکوں پاتا تو کیوں پاگل کہا جاتا

بچو گندے عمل سے امردوں سے دور ہو جاؤ
اگر یہ فعل اچھا تھا خدا پتھر نہ برساتا

نہیں ممکن تھا ان کی راہ میں میرا قدم رکھنا
اگر جذبِ کرم کی دل نہیں کوئی صدا پاتا

میں تھک جاتا ہوں اپنی داستانِ درد سے اختؔر
مگر میں کیا کروں چپ بھی نہیں مجھ سے رہا جاتا

اس کے علاوہ حضرت والا نے اولیاء اللہ کو عطا فرمودہ صفت ولی سازی اور ان کی صحبت کے فوائد اور ان کے دردِ محبت کے استقلال اور ان کے نور نسبت کے قلوب طالبین میں انتقال وغیرہ کو عجیب و غریب

تماثیل سے اپنے مخصوص درد انگیز و دل آویز اور وجد آفریں انداز میں بیان فرمایا جس سے پتھر دل پانی، بے آب آنکھیں اشکبار اور ناآشنائے درد اللہ کی محبت میں بے قرار ہو جاتے ہیں ؎

کیف میں اس نے ڈوب کر چھیڑی جو داستان عشق
قابو رہا نہ ضبط پر رونے لگا میں داد میں

اور حضرت والا کے یہ شعر حضرت والا کے مقام کے ترجمان ہیں ؎

مزہ پاتے ہو کیوں اس کے بیاں میں
کوئی تو بات ہے دردِ نہاں میں

مرے احباب مجلس سے کوئی پوچھے مزہ اس کا
بشرح درد دل اختر کا محو گفتگو رہنا

آج مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ بوقت چار بجے شب یہ وعظ پایۂ تکمیل کو پہنچا اور ان شاء اللہ ایک دو روز میں طباعت کے لئے دے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائے اور اُمت مسلمہ کے لئے مفید اور قیامت تک صدقۂ جاریہ بنائیں آمین۔

احقر سید عشرت جمیل میر عفااللہ عنہ
یکے از خدام
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک (۲) کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحبت اہل اللہ اور جدید ٹیکنا لوجی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوستی کی پیشکش

اس آیت کا عاشقانہ ترجمہ میں یہ کرتا ہوں کہ اے ایمان والو میرے دوست بن جاؤ، میں تمہاری غلامی کے سر پر اپنی دوستی کا تاج رکھنا چاہتا ہوں۔اس لئے تقویٰ فرض کرتا ہوں اور ولی اللہ بننا، میرا دوست بننا یہ تمہارا اختیاری مضمون نہیں ہے، لازمی مضمون ہے۔ بتاؤ تقویٰ فرض کرنا کیا اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے اور تقویٰ ہی اللہ کی دوستی کی بنیاد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اِنْ اَوْلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

اللہ کے اولیاء صرف متقی بندے ہیں۔پس تقویٰ لازم کرکے گویا اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلامی کے دائرہ سے اٹھا کر اپنی دوستی کے دائرہ میں

داخل کرنا چاہتے ہیں اور اپنی ولایت کا تاج ہمارے سر پر رکھنا چاہتے ہیں اسی لئے تقویٰ فرض کر کے گویا ہر مومن کو اپنا دوست بننا فرض کردیا کیونکہ اللہ کی دوستی کا مادّۂ ترکیبیہ یعنی (Material) صرف دو ہی جز سے بنتا ہے۔ ایک ایمان دوسرا تقویٰ جس کا ایک جز یعنی ایمان تو تمہارے پاس موجود ہی ہے دوسرا جز تقویٰ اور حاصل کرلو تو ولی ہوجاؤ گے لیکن اس جز سے تم پیچھے ہٹتے ہو، بھاگتے ہو جبکہ تمہاری طبعی شرافت کا بھی تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کیونکہ نافرمانی دوستی اور وفاداری کے خلاف ہے۔ مزید احسان اور کرم بالائے کرم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف اپنی دوستی کا ہاتھ بڑھایا، بندوں نے درخواست نہیں کی تھی کہ اے خدا ہم سب کو اپنا ولی بنالے کیونکہ منی اور حیض کے ناپاک میٹریل (Material) سے پیدا ہوکر بندے اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے تھے کہ وہ اللہ کے دوست ہوجائیں مگر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہماری مایوسیوں اور ناامیدیوں کے بادلوں سے اُمید کا چاند طلوع فرمایا اور یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ نازل فرما کر ہمیں اپنا دوست بنانے کی پیش کش فرمادی کہ جس چیز کو تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے اس کی ہم پہل کرتے ہیں اور اتنے بڑے اور عظیم الشان مالک ہوکر ہم تمہیں اپنا دوست بنا نا چاہتے ہیں۔ یہ پہل ہم نے کی ہے، تم نے یہ پہل نہیں کی کیونکہ تم پہلوان نہیں ہو، کمزور ہو، اپنی قوت ارادیہ کی شکست و ریخت سے تم

ہمیشہ غمزدہ اور پریشان رہتے ہو ، ارادے کرتے ہو لیکن شیطان اور نفس کے غلبہ سے وہ پھر ٹوٹ جاتے ہیں تو ایسے کمزور و ضعیف بندے اللہ کا ولی بننے کا تصور کیسے کر سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی دوستی اور محبوبیت کا ایک اور راستہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا پیارا راستہ بتادیا کہ ہم تمہارے اس ضعف اور کمزوری کے باوجود تمہیں اپنا دوست بنا رہے ہیں تاکہ تمہارے ارادے توبہ کے ٹوٹنے نہ پائیں اور اگر ٹوٹ جائیں اور ہماری دوستی میں تم کمزور پڑ جاؤ تو پھر توبہ کرلو ، پھر اشکبار ہوجاؤ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ہم توبہ کرنے والوں کا اپنے دائرۂ محبوبیت سے خروج نہیں ہونے دیتے اور توبہ کی برکت سے صاحب خطا صاحب عطا ہوجاتا ہے اور صاحبِ ذنب لا ذنبَ ہوجاتا ہے

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

توبہ کی برکت سے بندہ ایسا ہوجاتا ہے گویا اس سے گناہ ہوا ہی نہیں اور وہ اللہ کا پیارا اور محبوب ہوجاتا ہے۔ دنیا کے لوگ معافی دیتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ بھئی معاف کردیا لیکن سامنے مت آیا کرو ، تم کو دیکھ کر تمہاری اذیتیں یاد آجاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے کسی گناہگار سے نہیں فرمایا کہ میرے سامنے مت آیا کرو ، تمہارے نماز پڑھنے سے اور میرے سامنے تمہارے اشکبار ہونے سے اور آہ و فغاں کرنے سے مجھے

تکلیف ہوتی ہے ، تمہاری سابقہ کافرانہ اور فاسقانہ حرکتوں اور بدمعاشیوں سے مجھے اذیت ہوتی ہے بلکہ فرمایا کہ تم اگر توبہ کرلو تو ہم تم کو صرف معاف ہی نہیں کریں گے بلکہ اپنا پیارا بنالیں گے۔ اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ توبہ کرنے والا اللہ کا پیارا بن جاتا ہے۔

اس لئے توبہ کرنے کے بعد کسی کو حقیر سمجھنا حرام ہے اور حقیر سمجھنے والا سخت مجرم ہے ، اندیشہ ہے کہ اس پر قیامت کے دن مقدمہ چل جائے کہ جن لوگوں نے توبہ کرلی تھی اور ہم نے ان کو اپنا پیارا بنا لیا تھا پھر تم ہمارے پیاروں پر تبصرے کرتے تھے۔ تو یاد رکھو کہ اگر کسی شخص کا گناہ نظر بھی آجائے تو سوچو کہ ممکن ہے اس نے توبہ کرلی ہو اور یہ اللہ کا پیارا بن گیا ہو اور اللہ کے پیاروں پر تبصرہ و تنقید کرنا خطرناک ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صاحب سے فرمایا جو ایک ولی اللہ کی غیبت کررہے تھے کہ اللہ والوں کی شان میں بے ادبی و گستاخی اور غیبت مت کرو، خاتمہ خراب ہوجائے گا۔ اہل اللہ کی غیبت اور ان کی شان میں بدکلامی سے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے لہٰذا زبان کو خاموش رکھو۔ بالفرض اگر ان سے کوئی خطا بھی ہوگئی تو وہ ولی اللہ ہیں ، نبی نہیں ہیں کیونکہ صرف نبی معصوم ہوتا ہے ، ولی سے خطا ہوسکتی ہے لیکن جب توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تو سوچو اس نے توبہ کرلی ہوگی اور اس کی توبہ اس مقام کی ہوسکتی ہے کہ جہاں تک ہماری عبادات بھی نہیں پہنچ سکتیں۔

ایک قاضیِ شہر کی حکایت

حضرت سعدی شیرازی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک قاضیِ شہر نے گناہ کبیرہ کیا اور بادشاہ کو اس کی سی آئی ڈی نے اطلاع دی کہ آج اس قاضی نے شراب بھی پی ہے اور ایک معشوق کے ساتھ گناہ کیا ہے۔ بادشاہ نے فوراً لشکر اور فوج کے ساتھ اس کے یہاں چھاپہ مارا۔ قاضی اس وقت سو رہا تھا بادشاہ نے اس کے ایک لات ماری اور کہا اٹھ نالائق یہ بوتل شراب کی بتاتی ہے کہ تو نے آج نالائقی کی ہے اور یہ معشوق یہاں کیوں بیٹھا ہے؟ تب قاضی نے کہا کہ حضور آج سورج نکلا ہے کہ نہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ سورج تو نکل آیا۔ کہا کہ کدھر سے نکلا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ مشرق کی طرف سے۔ کہا کہ جب تک سورج مشرق سے نکلے گا توبہ قبول ہوگی لہٰذا اے بادشاہ سلامت میں آپ کی گواہی میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی اس خطا کو نہیں کروں گا۔ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے کہا کہ میں تم کو سزا دوں گا، تم کو کسی اونچے مکان پر کھڑا کر کے دھکا دلواؤں گا، تمہاری ہڈی پسلی ٹوٹ جائے گی تاکہ تمام شہر والوں کو سبق حاصل ہو۔ اس مجرم نے کہا کہ آج ہی کی رات میں یہی گناہ بہت سے لوگوں نے کیا ہوگا۔ اگر آپ ان کو گرادیں تو مجھے سبق مل جائے گا۔ مجھے گرا کر آپ دوسروں کو جو سبق دے رہے ہیں اس کے

بجائے دوسروں کو گرا کر مجھ کو سبق دے دیجئے۔ بادشاہ خندید و معاف کرد بادشاہ ہنس پڑا اور معاف کردیا۔ خیر یہ تو ایک مزاحیہ واقعہ حضرت سعدی شیرازی نے لکھ دیا۔ اس کا مقصد کوئی شرعی حکم بتانا نہیں ہے کہ بادشاہ کو معاف کرنے کا حق تھا یا نہیں۔

توفیق توبہ اللہ کے پیار کی دلیل ہے

اللہ تعالیٰ کا دروازۂ توبہ کھلا ہوا ہے لہٰذا کسی کو حقیر مت سمجھو۔ بعض لوگ ندامت اور توبہ کی راہ سے اس مقام پر پہنچے ہیں کہ بڑے بڑے مقدس وہاں نہیں پہنچ سکے اس لئے توبہ کی نعمت کی قدر کرلو، توبہ میں دیر نہ کرو۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

مرکب توبہ عجائب مرکب است
تا فلک تا زد بیک لحظہ ز پست

ارے توبہ کی سواری عجیب و غریب سواری ہے جو تمہیں ایک سیکنڈ میں اللہ تک پہنچا دے گی اور دیر بھی نہیں لگے گی۔

کاگا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار

اللہ کوا سے ہنس کرتا ہے اور اس میں دیر بھی نہیں لگتی۔ اللہ توفیق توبہ نصیب کرتا ہے اور اپنا پیارا بنا لیتا ہے۔ جب ماں اپنے بچے کے پیشاب پاخانہ سے آلودہ کپڑوں کو اتار کر نہلائے دھلائے اور نجاست سے پاک کرے تو یہ دلیل ہے کہ اس بچہ کو اب نیا لباس عطا کیا

جائے گا ، اور اس پر عطر لگایا جائے گا اور اس کو اب ماں کا پیار نصیب ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی جس بندہ کو گناہ سے توبہ کی اور معافی مانگنے کی توفیق دیتا ہے تو گویا اس کا لباس معصیت اب اتارا جارہا ہے اور لباس توبہ پہنایا جارہا ہے اور یہ دلیل ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کا اس کو پیار نصیب ہوگا لہٰذا یاد رکھو کہ گناہوں سے توبہ کی توفیق دلیل ہے کہ اب اس کو معصیت کی نجاست سے پاک کیا جارہا ہے اور تقویٰ کا نورانی لباس عطا ہورہا ہے اور اس کی غلامی کے سر پر اب اللہ تعالیٰ تاج ولایت رکھیں گے اور توبہ کی برکت سے یہ ولی اللہ ہوجائے گا اور اب اس کو اللہ تعالیٰ کا پیار نصیب ہوگا۔

اللہ کے پیار کی بے مثل لذت اور اس کی مثال

مگر اللہ کا پیار دل محسوس کرتا ہے ، جسم پر اللہ کے پیار کا اثر نظر نہیں آتا اگر جسم پر پیار نظر آجائے تو دنیا میں کوئی کافر نہ رہے اور عالم غیب عالم غیب نہ رہے ، اور پرچہ آؤٹ ہوجائے اور دنیا وی حکومت پرچہ آؤٹ ہونے کے بعد دوبارہ امتحان لیتی ہے اور پہلے پرچہ کو منسوخ یعنی کینسل (cancel) کردیتی ہے لیکن دنیاوی حکومت تو کمزور پڑ جاتی ہے اور اس کے خاص معتمد بک جاتے ہیں اور پیسہ لے کر پرچہ آؤٹ کردیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی حکومت کسی کی محتاج نہیں ، ملائکہ اور فرشتے سر مُو ان کے حکم سے انحراف نہیں کرسکتے

یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ جو کچھ ان کو حکم دیا گیا ہے وہی کرتے ہیں لہٰذا عالم غیب کے پرچوں کو کوئی آؤٹ نہیں کرسکتا۔

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ

جب ہم اپنے اولیاء کا پیار لیتے ہیں تو ہم اپنا پیار ان کے دلوں کو بہت چھپا کر دیتے ہیں کہ کسی نفس کو پتہ نہیں چلتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کو عطا ہوتی ہے یہاں تک کہ ایک ولی کے پیار کی لذت کو دوسرا ولی بھی نہیں جانتا۔ اپنے پیاروں کو اپنے پیاروں کی نظر سے بھی چھپا کر وہ دل میں پیار لیتا ہے جس کو ہر ولی سمجھتا ہے، ہر مستغفر سمجھتا ہے اور ہر تائب سمجھتا ہے۔اس آیت کے لطیفۂ خاص کے مفہوم کی مثال میرے رب نے مجھے عجیب و غریب عطا فرمائی اور یہ تفسیر نہیں ہے، لطائف قرآن سے ہے کہ جب ماں اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو دودھ کی شیشی میں کپڑا لپیٹ دیتی ہے اور اگر کئی بچے ہیں تو ہر ایک کی شیشی پر الگ الگ کپڑا لپیٹ دیتی ہے تاکہ کہیں میرے ہی بچوں کی نظر میرے بچوں کو نہ لگ جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیار اور قرب کی لذت اپنے اولیاء کو اپنے اولیاء سے چھپا کردیتا ہے اور ماں اپنے بچوں کو جو دودھ دیتی ہے اس کی تو ایک ہی لذت ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو الگ الگ لذت قرب دیتے ہیں کہ ایک ولی کو دوسرے ولی کی لذت کیف کا تفصیلی علم نہیں ہوتا، اجمالی طور پر تو علم ہوسکتا ہے مگر اللہ کی دوستی اور قرب اور پیار کے تفصیلی مزے کو

دوسرا ولی بھی نہیں جانتا، ہر ایک ولی کو ایک منفرد مزہ، ایک بے مثل لذت حاصل ہوتی ہے۔

وصول الی اللہ کی شرط

جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوست بنانے کا جو حکم دیا ہے اس کو اختیاری نہیں رکھا بلکہ فرض کردیا تاکہ تم خالی میرے مومن غلام ہی نہ رہو، مومن دوست بن جاؤ، تمہاری غلامی کے سر پر ہم تاج ولایت رکھنا چاہتے ہیں مگر بغیر اپنے کو پاک کئے ہوئے تم اللہ پاک کو نہیں پاؤ گے۔ اللہ پاک ہے، ناپاک کو نہیں ملتا۔ جس کا تزکیہ ہوگیا اسی دن وہ ولی اللہ اور صاحب نسبت ہوگیا۔ تزکیہ اور نسبت مع اللہ میں ایک ذرّہ کا فرق نہیں۔ اسی کو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

چوں شدی زیبا بداں زیبا رسی

جب تم بدنظری، عشق مجازی، حسن پرستی، تکبر، غصہ، حسد، کینہ وغیرہ تمام باہی اور جاہی رذائل سے پاک ہوکر زیبا ہوجاؤ گے تو وہ حقیقی زیبا یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا پیار کرلے گا کیونکہ زیبا کسی نازیبا کو پیار نہیں کرتا، زیبا زیبا ہی کو پیار کرتا ہے۔ جس دن مزکّٰی ہوگئے، تمہارے اخلاق رذیلہ اخلاق حمیدہ سے بدل گئے اس دن نسبت عطا ہوجائے گی۔ پس گناہ سے اپنی روح اور قلب کو پاک کرلو تو اللہ پاک اپنی تجلیاتِ خاصہ سے تمہارے دل میں آجائے گا۔

وہ دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
ہم جان گئے بس تری پہچان یہی ہے

قلب کی طہارت اور قالب کی حفاظت

اب سوال یہ ہے کہ گناہ تو قالب یعنی جسم سے ہوتے ہیں پھر قلب کی طہارت کیوں مانگی جارہی ہے تو جواب یہ ہے کہ پہلے دل ناپاک ہوتا ہے ، پہلے دل میں گناہوں کے ناپاک ارادے پیدا ہوتے ہیں اور دل گناہوں کی اسکیم بناتا ہے لیکن چونکہ دل خود گناہ نہیں کرسکتا اس لئے جسم سے کام لیتا ہے ، بادشاہ رعایا سے کام لیتا ہے ۔ پس قلب کی طہارت قالب کی طہارت کی ضمانت ہے اس لئے قلب کی طہارت پہلے مانگی جاتی ہے کیونکہ جب دل پاک رہے گا تو جسم سے ناپاک عمل ہو ہی نہیں سکتا ۔ پہلے دل ناپاک ہوتا ہے پھر جسم گناہ کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اختر کو یہ دعا نصیب فرمائی کہ اے خدا قلب کو طہارت نصیب فرما اور قالب کو حفاظت نصیب فرما ۔ قالب کے معنیٰ ہیں جسم اور قلب کے معنیٰ ہیں دل ۔ قلب میں حروف کم ہیں اور قالب میں ایک الف زیادہ ہوگیا اور عربی بلاغت کا قاعدہ ہے اِنَّ کَثْرَۃَ الْمَبَانِیْ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَۃِ الْمَعَانِیْ یعنی جب حروف بڑھ جائیں گے تو معانی بھی بڑھ جائیں گے لہٰذا قلب میں ایک الف بڑھ گیا اور قالب بن گیا تو معانی بھی بڑھ گئے ۔ قلب ایک عضو کا نام ہے اور

قالب مجموعہ اعضاء کا نام ہے ۔ آنکھ کان ناک ہاتھ پاؤں وغیرہ تمام اعضاء قالب میں شامل ہیں ۔ لیکن قلب اگرچہ ایک ہے مگر اتنا اہم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ

جب دل صحیح ہوتا ہے تو پورا جسم صحیح ہوتا ہے اور اس سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں اور جب دل خراب ہوتا ہے پورا جسم خراب ہوجاتا ہے اور اس سے گناہ صادر ہونے لگتے ہیں لہٰذا اگر قلب کو پاکی نصیب ہو اور قالب کو اللہ کی حفاظت نصیب ہو تو کام بن گیا اور ہم تقویٰ پاجائیں گے مگر قلب کو طہارت اور قالب کو حفاظت صرف دعا سے نصیب نہیں ہوگی جیسے اولاد صرف دعا سے نہیں ملتی پہلے نکاح کرنا پڑے گا اور اس کے لئے روٹی کپڑا مکان حاصل کرنے کے لئے کمائی کرنی پڑے گی۔ اگر کوئی نوجوان کسی سے کہے کہ میں آپ کی لڑکی کے عشق میں رات بھر روتا ہوں اور تارے گنتا ہوں لیکن میں اس کا مہر اور روٹی کپڑا مکان دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ۔ آپ میری بے قراری ، آہ و زاری ، اشک باری و جاں نثاری کے بدلہ میں اپنی لڑکی مجھ سے بیاہ دیجئے اور میری آہ و فغاں کو اور میرے آنسوؤں کو آپ مہر میں تسلیم کرلیجئے تو بتاؤ ہے کوئی باپ جو اپنی بیٹی اس کو دے دے گا۔وہ کہے گا کہ میری بیٹی کیا تیری بے قراری کو کھائے گی ؟ یا

تیرے آنسوؤں کو پئے گی ؟یا تیری آہ و فغاں کا کپڑا بنائے گی ؟ اور تیری آہ و زاری کے فلیٹ میں سوئے گی ؟روٹی کپڑا مکان پیش کرو ابھی نکاح کئے دیتا ہوں ۔اسی طرح قلب کی طہارت اور قالب کی حفاظت صرف دعا سے نہیں ملتی ، اس کے لئے تدبیر اور کوشش بھی ضروری ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قلب کی طہارت اور قالب کی حفاظت کے لئے جہاں تقویٰ کا یعنی اپنی دوستی کا حکم دیا وہیں اس کا راستہ بھی بتادیا اور یہ کمال رحمت ہے کہ حکم دے کر اس پر عمل کا طریقہ بھی بتادیا تاکہ آسانی سے تم اس حکم کے نتیجہ کو پالو اور متقی یعنی میرے دوست ہوجاؤ اور اس میں یہ راز بھی پوشیدہ ہے کہ تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرسکتے جب تک میرے بتائے ہوئے راستے پر عمل نہیں کروگے کیونکہ تمہارے پاس جو نفس امارہ ہے اس کو اولیاء اللہ کا نفس بنانے کے لئے ایک ٹیکنالوجی (Technology) اختیار کرنا پڑے گی ۔

۱۴سو برس قدیم آسمانی ٹیکنالوجی

اب اختر کی زبان سے سائنس سنو ۔ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی لوگ سائنس نہیں جانتے ، ابھی بتاؤں گا کہ مولوی جو سائنس جانتا ہے اس کی خبر سائنس دانوں کو بھی نہیں ہے ۔دیسی آم کو لنگڑا آم بنانے کے لئے پیوندکاری سائنس نے اب ایجاد کی ہے لیکن ہمارے

اللہ نے اپنے پیارے نبی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں چودہ سو برس پہلے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی ٹیکنالوجی نازل کی کہ اگر تم اپنے دیسی دل کی اللہ والوں کے دل سے پیوند کاری کرلو، اپنے دیسی دل کو اللہ والوں کے دل سے باندھ لو تو تمہارا دیسی دل اللہ والا ہوجائے گا، تمہارا نفس امارہ اولیاء اللہ کا نفس مطمئنہ ہوجائے گا، بس شرط یہ ہے کہ دیسی اور غافل دل کو کسی اللہ والے صاحب نسبت دل سے ملا دو ؎

قریب جلتے ہوئے دل کے اپنا دل کردے
یہ آگ لگتی نہیں ہے لگائی جاتی ہے

اور کونوا مع الصادقین کی ٹیکنالوجی حیوانات و نباتات کی ٹیکنالوجی نہیں ہے اشرف المخلوقات کی ٹیکنالوجی ہے۔ ان سائنسدانوں کی ٹیکنالوجی تو دیسی آم کو لنگڑا آم بناتی ہے، نباتِ ادنیٰ کو نباتِ اعلیٰ بناتی ہے لیکن چودہ سو برس پہلے کونوا مع الصادقین کی جو ٹیکنالوجی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی یہ انسان ادنیٰ کو انسان اعلیٰ بناتی ہے، یہ غافل اور نافرمان انسانوں کو اللہ والا بنا کر صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات بناتی ہے۔ ان سائنس دانوں کی ٹیکنالوجی حیوانات اور نباتات کے لئے ہے لیکن انبیاء کیونکہ اشرف الناس ہیں ان کی ٹیکنالوجی اشرف المخلوقات کے لئے ہے۔

کونوا مع الصادقین کی پیوندکاری کا طریقہ

لیکن اس کا کیا طریقہ ہے؟ اگر کوئی شخص خالی دعا کرتا رہے کہ یا اللہ مجھے متقی بنا دے اور متقی بننے کی تدبیر نہ اختیار کرے تو خالی دعاؤں سے متقی نہیں بنوگے۔ اگر دیسی آم دس ہزار سال تک دعا کرتا رہے کہ اے خدا مجھے لنگڑا آم بنادے لیکن جب تک لنگڑے آم کے ساتھ پیوندکاری کی ٹیکنالوجی اس کو نہیں ملے گی دیسی ہی رہے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے چودہ سو برس پہلے **کونوا مع الصادقین** کی یہ سائنس اور ٹیکنالوجی اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمّت کو عطا فرمائی کہ تمہارا گناہ گار قالب اور گناہوں کا خوگر قلب کیسے متقی بنے گا؟ کسی متقی سے متصل ہوجاؤ اور اس کے ساتھ رہ پڑو اور کتنا رہو؟ تفسیر روح المعانی میں اس کی تفسیر ہے خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ اتنا رہو کہ تم بھی اس اللہ والے جیسے بن جاؤ، یعنی جیسا وہ اللہ والا ہے تم بھی ویسے ہی بن جاؤ، اس کا تقویٰ، اس کی خشیت، اس کی محبت تمہارے اندر منتقل ہوجائے۔ اگر تم ویسے نہیں بن پارہے ہو تو پھر **کونوا مع الصادقین** کی ٹیکنالوجی پر تمہارا عمل کمزور ہے، تمہاری پیوندکاری صحیح نہیں اور تمہاری خیانت اس میں پوشیدہ ہے۔ تم نے اچھے دل سے صاف دل سے اور پکے ارادے اور اخلاص کے ساتھ اللہ کو اپنا مراد نہیں بنایا اور اس اللہ والے سے تمہارا تعلق

ڈھیلا ڈھالا ہے کہ اپنی رائے کو تم نے فنا نہیں کیا، اس کی تجویزات اور مشوروں کی اتباع کامل نہیں کی ، یہی دلیل ہے کہ اللہ والوں کے ساتھ تمہاری پیوندکاری صحیح نہیں ہے ۔ ہمیں اللہ والوں کے ساتھ اس ارادے سے رہنا ہے کہ اللہ ہماری مراد ہوجائے اور وہ مراد مل بھی جائے ۔ ایک ہے مراد ہونا ، دل میں ارادہ ہونا کہ میری یہ مراد ہے اور ایک مراد مل جانا ہے ، مراد کا پاجانا ہے دونوں میں فرق ہے ۔ اللہ تو ہر مومن کا مراد ہے مگر دل میں مراد پاجاؤ ، اللہ تعالیٰ مل جائے، مولیٰ کا قرب خاص دل محسوس کرنے لگے یہ بغیر اس ٹیکنالوجی کے اور اس پیوندکاری کے یعنی صاف قلب سے اخلاص کے ساتھ کسی اللہ والے کے ساتھ رہے بغیر ممکن نہیں ۔ اگر اللہ والے سے صحیح تعلق نصیب ہوجائے تو ایک دن ضرور بالضرور اللہ والے بن جاؤ گے۔ یہ قرآن پاک کا اعلان ہے ، یہ تصوف بلا دلیل نہیں ہے **کونوا مع الصادقین** اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تقویٰ حاصل کرنا چاہتے ہو تو صادقین کے ساتھ ، ہمارے سچے بندوں کے ساتھ رہو اور صادقین سے مراد متقین ہیں اور متقین سے مراد اللہ کے اولیاء اور پیارے ہیں

اِنْ اَوْلِیَـآءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

لہٰذا پیاروں کے ساتھ رہو گے تو پیارے بن جاؤ گے اور صادقین سے مراد متقین ہیں ۔ اس کی دلیل ہے

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

معلوم ہوا کہ جو صادق ہے وہ متقی ہے اور جو متقی ہے وہ صادق ہے اور جو متقی ہے وہ اللہ کا دوست ہے لہٰذا اللہ کے دوستوں کے ساتھ پیوندکاری کی ٹیکنالوجی حاصل کرو۔ دیسی آم کے لنگڑا آم بننے کی بھی ایک حد اور (Limit) ہوتی ہے کہ اتنے دن تک لنگڑے آم کے ساتھ رہے کہ دیسی آم کی بو اور خاصیت ختم ہوجائے اور لنگڑے آم کی خوشبو، لذت اور خاصیت آجائے اسی طرح متقین صادقین یعنی اللہ کے دوستوں کے ساتھ نہایت قوی تعلق سے، اخلاص نیت سے اور اللہ کو دل میں مراد بنا کر اتنے زمانے تک رہو کہ ان اللہ والوں کی عادت و خصلت، ان کا تقویٰ، ان کی خشیت، ان کی محبت اور ان کی وفاداری، ان کی آہ و زاری، ان کی اشکباری اور ان کی یاری تمہارے قلب میں منتقل ہوجائے پھر تم اللہ کے ساتھ بے وفا نہ رہو گے کہ کھاؤ اللہ کی اور گاؤ شیطان و نفس کی، اللہ کی نہ مانو اور مانو معاشرے کی۔ بتاؤ رزق کون دیتا ہے؟ اللہ! جس کا رزق کھا کر طاقت پیدا ہو اس طاقت کو اس رزاق کی نافرمانی میں استعمال کرنا بتاؤ یہ شریفانہ حرکت ہے یا کمینہ پن ہے؟ آپ خود فتویٰ دے دیں، خود فیصلہ کرلیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ روٹی تو ہم نے اپنے دفتر کی تنخواہ سے اور اپنی بزنس (Business) سے حاصل کی ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔ آپ نے دفتر سے یا بزنس سے نوٹ کمائے ہیں تو کیا آپ نوٹ کی گڈیاں کھاتے ہیں؟ یا بازار سے غلہ خرید کر لاتے ہیں اور یہ غلہ کون

پیدا کرتا ہے ؟ سورج کس نے پیدا کیا ہے اگر سورج نہ ہوتا تو غلہ پیدا ہوتا ؟ پھر پتہ چلتا کہ آپ کو نوٹ رزق دیتے ہیں یا اللہ ؟ اور سورج نے گرمی کہاں سے پائی۔

اولیاء اللہ کی صفتِ ولی سازی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح سورج میں گرمی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور چاند کو ٹھنڈک اللہ نے بخشی ہے ، اسی طرح اللہ والوں کے اندر اللہ نے ولی سازی کی خاصیت عطا فرمائی ہے یعنی ان کی برکت سے دوسرے لوگ بھی اللہ کے ولی بنتے ہیں ۔یہ خاصیت ان کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے ، یہ ان کی ذاتی صفت نہیں ہے ، جب خود ان کا ولی بننا اللہ کی عطاء ہے تو ولی سازی کیسے ان کی ذاتی خاصیت ہوسکتی ہے جس طرح مشہور ہے کہ ؎

آہن کہ بہ پارس آشنا شد
فی الفور بصورت طلاء شد

جو لوہا پارس پتھر کے ساتھ مل جائے ، متصل ہوجائے ، Touch ہوجائے ، چھو جائے تو وہ لوہا فوراً سونا بن جاتا ہے ۔تو پارس پتھر میں لوہے کو سونا بنانے کی جو خاصیت ہے وہ پارس پتھر کی ذاتی نہیں ہے اس کو دی گئی ہے اسی طرح اللہ والوں کے اندر ولی سازی یعنی ولی اللہ بنانے کی خاصیت ان کی ذاتی نہیں ہے ، اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی

ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہارے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب کی ایک بات سناتا ہوں جو حضرت نے مجھ سے جون پور میں فرمائی تھی اور اب میں کراچی میں تمہیں پیش کررہا ہوں کہ ایک لوہے نے پارس پتھر سے پوچھا کہ اگر میں تم سے چھو جاؤں ، ٹچ (Touch) ہو جاؤں، ملاقات کرلوں تو کیا میں سونا بن جاؤں گا ؟ تو پارس نے کہا بے شک لَا شَكَّ فِيْه اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔لوہے نے کہا کہ اس کی کیا دلیل ہے ، بلا دلیل ہم نہیں مانیں گے تو پارس پتھر نے کہا کہ دلیل کیا مانگتا ہے بس میرے ساتھ مل جا ، مجھ سے ٹچ (Touch) ہو جا پھر دیکھ کہ تو سونا بنا یا نہیں ۔ پس اللہ والوں کے پاس جانے کی ، ان کی صحبت میں رہنے کی دلیل مت مانگو بلکہ ان کے پاس رہ کر دیکھو تو پتہ چل جائے گا کہ ولی اللہ بنے یا نہیں یا جو ان کے پاس گئے ہوئے ہیں اور ان سے ملے ہوئے ہیں ان کو دیکھو ، ان کے چہروں کو دیکھو ، ان کے اعمال کو دیکھو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کتنے بڑے ولی اللہ ہو چکے ہیں ۔ اور جو لوگ اللہ والوں سے جڑے ہوئے نہیں ہیں ان کے اعمال و اخلاق میں آپ کو بہت فرق محسوس ہوگا۔ حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو عالم میرے پاس لاؤ ، ایک عالم اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہو اور

دوسرا عالم اللہ والوں کی صحبت میں نہ جاتا ہو اور مجھے مت بتاؤ کہ کون صحبت یافتہ ہے اور کون نہیں، میں دونوں سے گفتگو کر کے پانچ منٹ میں بتادوں گا کہ یہ مولوی اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہے اور یہ صحبت یافتہ نہیں ہے۔ صحبت یافتہ کی گفتگو سے پتہ چل جائے گا کہ یہ باادب ہے اور غیر صحبت یافتہ کا انداز گفتگو اور اس کے کندھوں کے نشیب و فراز بتادیں گے کہ یہ مولوی بے ادب ہے اور اس نے کسی اللہ والے کی صحبت نہیں اٹھائی۔ لیکن یہ کتنی بڑی بات ہے کہ پانچ منٹ کا موقع مانگا ہے حکیم الامت نے کہ مجھے صرف پانچ منٹ دے دو میں بتادوں گا کہ دونوں میں کون عالم مربہ ہے اور کون مربہ نہیں ہے۔

تزکیہ بغیر مزکّی کے ناممکن ہے

دنیا میں کوئی مربہ بغیر مربی کے نہیں بنا۔ اگر آپ کسی مربہ کی دکان پر جائیں اور دوکاندار سے کہیں کہ آملہ کا یا سیب کا یا گاجر یا ادرک کا وہ مربہ دو جس کا کوئی مربی نہ ہو تو دوکاندار کیا کہے گا؟ کہ آپ ڈاکٹر جمعہ کو دکھایئے، دماغ کے اسپیشلسٹ کو۔ پس جو بے وقوف اور نادان سمجھتے ہیں کہ ہم بغیر مربی کے مربہ بن جائیں گے، بغیر مزکّی کے مزکّی بن جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تزکیہ کی نسبت نہ کرتا، قرآن پاک کی طرف نسبت کر دیتا کہ قرآن تزکیہ کے لئے کافی ہے، کعبہ تزکیہ کے لئے کافی ہے۔ اگر

کعبہ تزکیہ کے لئے کافی تھا تو اپنا تزکیہ کیوں نہیں کیا، خود اپنے بت کیوں نہیں نکالے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ سے بت نکالے۔ اسی طرح اولیاء اللہ بحیثیت نائب رسول اب دلوں کے بت نکالتے ہیں۔ کوئی شخص خود اپنے دل سے غیر اللہ کے بت نہیں نکال سکتا اس کے لئے اہل اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا نفلی حج سے زیادہ ضروری ہے کہ کسی اللہ والے سے دل کے بت نکلوا لو تاکہ دل پاک ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی تجلیات خاصہ سے متجلی ہو جائے۔ اس لئے کعبہ میں نفلی حج کرنے والوں سے ایک اللہ والا اعلان کرتا ہے ؎

اے قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

اے نفلی حج کرنے والو تم کہاں جارہے ہو تمہارا اللہ، تمہارا مولیٰ تو ہمارے دل میں ہے ادھر آؤ، ادھر آؤ پہلے کسی اللہ والے سے یا اللہ والے کے غلام سے اللہ کو حاصل کرلو۔ جب مولیٰ مل جائے گا پھر جاؤ حج کرنے تو کچھ اور ہی مزہ پاؤ گے کہ دل میں کعبہ والا اور آنکھوں کے سامنے کعبہ، دل میں کعبہ کا مولیٰ اور مولیٰ کا گھر آنکھوں کے سامنے۔ لیکن یہ بات یاد رکھو کہ جس پر حج فرض ہے وہ فوراً حج کرنے جائے لیکن نفلی حج اور عمرہ سے بہتر ہے کہ پہلے کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اللہ کی محبت حاصل کرے پھر نفلی حج یا عمرہ کرے۔ پس جس کی

قسمت اچھی ہوتی ہے اس کو کوئی اللہ والا مل جاتا ہے ، اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو وہ کسی ولی اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے بلکہ اس کو پہنچا دیا جاتا ہے ۔ غیب سے انتظام ہوتا ہے ۔ ہمارے ایک دوست نے کیا خوب کہا ہے ؎

میخانے میں میکش آتے نہیں میخانے میں لائے جاتے ہیں
از خود نہیں بنتے دیوانے دیوانے بنائے جاتے ہیں

سارے عالم کے عاشقانِ خدا ایک قوم ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کی ایک قوم پیدا کرے گا اتیٰ یاتی کے ساتھ اللہ نے بِ لگا دیا تاکہ اتیان معنی میں متعدی ہوجائے ، لانے کے معنی میں ہوجائے کہ یہ قوم خود سے نہیں بنتی ، بنائی جاتی ہے ، اولیاء اللہ بنائے جاتے ہیں خود سے نہیں بن سکتے اور اس قوم کی کیا شان ہے ؟ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ کہ اللہ اس قوم کے افراد سے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے اور یہی دلیل عشق ہے کہ وہ قوم اللہ کی عاشق ہوگی اور قوم نازل فرمایا اقوام نہیں نازل فرمایا لہٰذا پنجاب کا ولی اللہ ، سندھ کا ولی اللہ ، بلوچستان کا ولی اللہ ، سرحد کا ولی اللہ ، افغانستان کا ولی اللہ اور سارے عالم کے ولی اللہ سب ایک قوم ہیں ، سب اپنے بھائی ہیں ، سب ہماری برادری ہیں ۔ اللہ کے عاشقوں کی ایک ہی برادری ہے ۔

اقوام نازل نہ فرمانا دلیل ہے کہ اللہ کے عاشقین بہت سی قومیں نہیں ہیں ،ایک ہی قوم ہیں لہٰذا ان کو اپنی برادری سمجھو ۔ یہ مت دیکھو کہ وہ کون سی زبان بولتے ہیں اور ان کا رنگ اور کلر (Colour) کیا ہے؟ مسلمان حبشی کا کلر مت پوچھو ،انگریز مسلمان کا کلر مت پوچھو۔ کوئی رنگ ہو ، کوئی کلر ہو ، کوئی نسل ہو ، کوئی زبان ہو ، اللہ کے عاشقین سب ایک قوم ہے ۔ اللہ کے عاشقوں کی قوم رنگ اور نسل اور زبان اور علاقوں سے نہیں بنتی یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ سے بنتی ہے لہٰذا جو بھی اللہ کا عاشق ہے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کا ہو کسی زبان اور کسی علاقہ کا ہو یہ سب ایک ہی قوم اور ایک برادری ہیں ۔

کونوا مع الصادقین کی ٹیکنالوجی کا طریق حصول

تو میں عرض کررہا تھا کہ نبات ادنیٰ کو نبات اعلیٰ بنانے کی ٹیکنالوجی یعنی دیسی آم کو لنگڑا آم بنانے کی سائنس دانوں کی ایجاد تو اس صدی کی ہے لیکن انسان ادنیٰ کو انسان اعلیٰ ، فاسق اور فاجر کو ولی اللہ اور غافل اور نافرمان کو حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بنانے کی ٹیکنالوجی کونوا مع الصادقین چودہ سو برس پہلے سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر نازل ہوئی ۔ اور یہ سائنس داں چونکہ زمینی ہیں اس لئے ان کی ٹیکنالوجی حیوانات و نباتات تک محدود ہے اور انبیاء علیہم السلام اشرف الناس ہوتے ہیں اس لئے ان کی ٹیکنالوجی

اشرف المخلوقات یعنی انسانوں کے لئے ہے۔ لہٰذا کونوا مع الصادقین کی ٹیکنالوجی کا فیض کس طرح منتقل ہوتا ہے ؟ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کا فیض طالبین اور مریدین میں، ان کے ہمنشینوں اور ساتھ رہنے والوں میں چار طریقہ سے منتقل ہوتا ہے یعنی اللہ والوں کے اندر ولایت سازی کی جو خاصیت ہے، ان کو جو اللہ کی محبت اور دوستی اور تقویٰ کی حیات حاصل ہے وہ چار طریقوں سے منتقل ہوتی ہے۔

نفس و شیطان کو مغلوب کرنے کے داؤ پیچ

(۱) اللہ والوں کے پاس بیٹھنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی دین کی ایسی بات سنادیں گے اور ایسا داؤ پیچ سکھادیں گے کہ نفس کو پٹکنے میں آسانی ہوجائے گی جیسا کہ دنیا کے اکھاڑے میں ہوتا ہے کہ داؤ پیچ جاننے والا دبلا پتلا چالیس کلو کا پہلوان تین من کے پہلوان کو گرا دیتا ہے۔ تو اللہ والے اپنے ملفوظات سے ہمیں نفس و شیطان کو پٹکنے کے داؤ پیچ سکھاتے ہیں جس سے نفس و شیطان غالب نہیں آتے۔

اہل اللہ سے مستفید ہونے کی شرط اولیں

لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی باتوں پر عمل کرے اور ان کی رائے کے سامنے اپنی رائے کو فنا کردے تب یہ مقام نصیب ہوگا کہ جیسے وہ

نفس و شیطان کو پٹکتے ہیں آپ بھی پٹکنے لگیں گے اور اس کی مثال وہی ہے کہ جیسے لنگڑے آم میں جو خاصیت ، لذت اور ذائقہ ہے وہ اللہ کا دیا ہوا ہے ۔ دیسی آم کا صرف اتنا کام ہے کہ لنگڑے آم کے سامنے اپنا خاص ہونا بھول جائے کہ میں بھی کوئی خاص چیز ہوں ، اپنے وی آئی پی (.V. I. P) ہونے کا احساس ختم ہوجائے ، اپنے کو مٹا کر لنگڑے آم سے مل جائے ۔ اسی طرح اللہ والوں کے سامنے اپنی بڑائی ، اپنا علم و قابلیت سب ختم کردو ، اپنی ضَرَبَ یَضْرِبُ بھی بھول جاؤ ورنہ ساری زندگی ضارب و مضروب رہو گے ، کہیں مارو گے کہیں مارے جاؤ گے اور کہیں مفعول ما لم یسم فاعلہ ہوجاؤ گے ، پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کون مار کر چلا گیا ۔ کبھی ایسی پٹائی بھی ہوتی ہے کہ پیٹنے والا کوئی نشہ پلا کر بے ہوش کردیتا ہے اور خوب پٹائی کرتا ہے ۔ صبح کو جب ہوش آتا ہے تو چوٹ کا درد تو محسوس کرتا ہے مگر پیٹنے والے کا پتہ نہیں چلتا اس کا نام عربی زبان میں مفعول ما لم یسم فاعلہ ہے یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا پتہ نہ چلے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ زید مارا گیا اور مارنے والے کا پتہ نہیں ۔ایسے ہی شیطان کی مار ہے کہ شیطان نظر نہیں آتا لیکن بہکاتا ہے اور گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے لہٰذا جو لوگ گناہ کررہے ہیں وہ سب کے سب شیطان کے مفعول مالم یسم فاعلہ ہیں کہ ان کی پٹائی ہورہی ہے اورانہیں خبر بھی نہیں کہ ان کی پٹائی کرنے والا شیطان ہے کیونکہ وہ سامنے نہیں آتا دل میں گناہ کا تقاضا

پیدا کرتا ہے۔

وسوسۂ شیطانی اور وسوسۂ نفسانی کا فرق

اسی طرح نفس بھی بہکاتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے لیکن شیطان اور نفس کے وسوسہ میں کیا فرق ہے، یہ مجدد زمانہ حکیم الامت کی زبان سے سنئے کہ اگر ایک دفعہ گناہ کا وسوسہ آیا اور پھر ختم، تو سمجھ لو کہ یہ شیطان تھا بہکا کر چلا گیا لیکن جب گناہ کا تقاضا بار بار ہو تو سمجھ لو کہ یہ اندر کا دشمن نفس ہے جو پہلو میں بیٹھا ہوا بار بار تقاضا کررہا ہے کہ یہ گناہ کرلو، یہ گناہ کرلو اور گھر کا دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اَعْدَاءَ عَدُوِّكَ فِیْ جَنْبَیْكَ

تیرا سب سے بڑا دشمن تیرے پہلو میں ہے۔

شیطان کا نہایت پیارا خلیفہ

شیطان تو بہت مصروف یعنی "بزی" شخصیت ہے اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں کہ ایک ہی آدمی کے پیچھے لگ جائے اس لئے ایک دفعہ بہکا کر خود تو چلا جاتا ہے لیکن اپنا خلیفہ نفس امارہ چھوڑ جاتا ہے جو اس کا بہت ہی پیارا اور فرماں بردار خلیفہ ہے جو گناہ کا بار بار تقاضا کرتا رہتا ہے۔

اللہ والوں کا فیض منتقل ہونے کا ایک راستہ معلوم ہوگیا کہ ان کے ارشادات میں ہدایت ہوتی ہے، نفس و شیطان و معاشرہ کے شر سے بچنے کے داؤ پیچ معلوم ہوتے ہیں۔

اہل اللہ کا نورِ باطن منتقل ہونے کے دو راستے

(۲) ان کی صحبت سے ان کے قلب کا نور ہمارے قلب میں دو طرح سے داخل ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ قلب سے قلب میں فاصلے نہیں ہیں۔ اجسام میں تو فاصلے ہوتے ہیں لیکن دلوں میں فاصلے نہیں ہیں جیسے ایک بلب یہاں جل رہا ہے اور دوسرا وہاں جل رہا ہے تیسرا اور فاصلے پر جل رہا ہے تو بلب کے اجسام میں تو فاصلے ہیں لیکن روشنی میں فاصلے نہیں ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں بلب کی روشنی یہاں تک ہے اور فلاں کی وہاں تک ہے، نور کی کوئی حد فاصل نہیں ہوتی، نور مخلوط ہوتا ہے۔پس جب ہم اللہ والے کے پاس بیٹھیں گے تو اس مجلس میں اس اللہ والے کا نور اور طالبین کا نور سب کی روشنیاں آپس میں مل جائیں گی اور نور میں اضافہ ہوجائے گا اور قوی النور شیخ کے نور سے مل کر ضعیف النور طالبین کا نور بھی قوی ہوجائے گا اور نور منتقل ہونے کا دوسرا راستہ یہ ہے کہ اللہ والے جب اپنے ارشادات سے اللہ کا راستہ بتاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے ؟ اس کو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ ؎

شیخ نورانی زرہ آگہہ کند

اللہ والے صاحب نور اللہ کا راستہ بھی بتاتے ہیں اور ؂

نور را بالفظہا ہمرہ کند

اپنے نور باطن کو اپنے لفظوں کے کیپسول میں رکھ کر طالبین کے کانوں کے قیف سے ان کے دلوں میں پہنچادیتے ہیں ۔ یہ نور متعدی نور قلب کے متعدی ہونے کا ذریعہ ہے لہٰذا اپنے قالب کو ان کی مجلس میں لے جاؤ، ان کے پاس بیٹھو اور ان کی باتیں سنو اور عورتوں کے لئے اہل اللہ کی صحبت ان کا وعظ سننا ہے۔ وہ کان کے ذریعہ سے صاحب نسبت اور ولی اللہ ہوجائیں گی ۔ کانوں سے سنتی رہیں یا ان کے کیسٹ سنتی رہیں اور کیسٹ دستیاب نہ ہوں تو اللہ والوں کی کتابیں پڑھیں لیکن وعظ سننے کا فائدہ زیادہ ہے کتاب سے کیونکہ وعظ میں ان کا درد دل براہ راست شامل ہوتا ہے لہٰذا جہاں وعظ ہورہا ہو پہنچ جاؤ بشرطیکہ پردہ کا انتظام ہو ۔ جس پیر کے یہاں دیکھو کہ عورتیں اور مرد مخلوط بیٹھے ہیں تو سمجھ لو یہ پیر نہیں ہے پَیر ہے۔ وہاں سے اپنے پَیر جلدی سے اُٹھالو اور اُدھر کا رخ بھی نہ کرو کیونکہ یہ اللہ والا نہیں ہے شیطان ہے ، شاہ صاحب نہیں ہے سیاہ صاحب ہے اور اس کی خانقاہ نہیں ہے خوامخواہ ہے ۔

اہل اللہ سے شدید تعلق و محبت اور اس کی مثال

(۴) کہ وہ راتوں میں اپنے پاس کے بیٹھنے والوں کے لئے اور اپنے صحبت یافتہ لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا جو بھی خانقاہ میں آئے محروم نہ جائے۔ ان کی آہ کو اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا۔ دیکھئے ایک بچہ کسی کے ابا سے لڈو مانگ رہا ہے۔ ابا اس کو لڈو نہیں دیتا کہ یہ میرا بیٹا تھوڑی ہے لیکن اتنے میں اس کا بچہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ ابو یہ میرا کلاس فیلو ہے، میں اس کے ساتھ کھیلتا ہوں اور اسی کے ساتھ پڑھتا ہوں، یہ میرا جگری دوست ہے۔ جب جگری دوست کہتا ہے تو ابا کا جگر ہل جاتا ہے کہ میرے بیٹے کا جگری دوست ہے اور فوراً اس کو بھی لڈو دے دیتا ہے، تو اللہ والوں سے جگری دوستی کرو، معمولی دوستی سے کام نہیں بنے گا، اتنی دوستی کرو کہ وہ آپ کو دوست کہہ سکیں اور اللہ سے بھی کہہ سکیں کہ یا اللہ یہ میرا دوست ہے تو اللہ جب ان کو اپنے قرب کا لڈو دے گا تو جس کو وہ اپنا دوست کہدیں گے اس کو بھی یہ لڈو مل جائے گا۔ بتاؤ اس سے زیادہ واضح مثال اور کیا ہوگی۔

علامہ ابن حجر عسقلانی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ ان جلیسهم یندرج معهم فی جمیع ما یتفضل اللّٰہ به علیهم اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دوستوں کو اپنے اولیاء کے رجسٹر میں درج کرتے ہیں اور ان پر وہ تمام

افضال و مہربانیاں فرماتے ہیں جو اپنے اولیاء پر فرماتے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ اکراماً لھم بوجہ اپنے دوستوں کے اکرام کے جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ آپ کا کوئی پیارا دوست آتا ہے تو آپ اس کے ساتھیوں کی بھی وہی خاطر مدارات کرتے ہیں جو اپنے اس خاص دوست کی کرتے ہیں لہٰذا اللہ والوں کے ساتھ رہ پڑو اور اتنا ساتھ رہو کہ دنیا بھی سمجھے کہ یہ فلاں کے ساتھی ہیں ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے کہ ایک تابعی نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ لوگوں نے کہا ھٰذَا صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں ۔ صحابی کے اس واقعہ سے اختر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اپنے شیخ کے ساتھ اتنا رہو کہ دنیا کی زبان پر قیامت تک یہ جاری ہوجائے کہ یہ فلاں کے ساتھ تھے۔ جو جتنا زیادہ ساتھ رہتا ہے اتنا ہی گہرا دوست ہوتا ہے ۔اور اگر دوستی کمزور ہو ، مثل نہ ہونے کے ہو تو وہ کیسے کہے گا کہ یہ میرا دوست ہے لیکن میں یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ یا اللہ جو خانقاہ میں آئے محروم نہ جائے ، مدرسہ ومسجد و خانقاہ کے ایک ایک ذرّہ میں جذب کی کشش بھر دے کہ یہاں جس کا قدم آجائے وہ بھی دردِ دل ، دردِ نسبت اور دردِ محبت پاجائے ،نورِ تقویٰ پاجائے اور ولی اللہ بن جائے ۔

دردِ محبت میں اہل اللہ کے خود کفیل ہونے کی مثال

(۴) اللہ تعالیٰ نے جس طرح پارس پتھر میں سونا سازی یعنی

لوہے کو سونا بنانے کی خاصیت رکھی ہے ، آگ میں گرمی اور جلانے کی خاصیت رکھی ہے اور برف میں ٹھنڈا کرنے کی خاصیت رکھی ہے اور ان کی خاصیت بلا دلیل تسلیم کی جاتی ہے ۔اسی طرح اللہ والوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک خاصیت رکھی ہے اولیاء سازی کی کہ ان کی صحبت میں رہنے والے ولی اللہ ہو جاتے ہیں ۔ اگر آپ آگ جلائیں اور کوئی پوچھے کہ آگ میں گرمی کیوں ہے ، اسی طرح کوئی کہے کہ چاند سے گرمی نہیں ملتی لیکن سورج میں کیوں گرمی ہے تو آپ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ خاصیت رکھی ہے۔ اور سورج کا ایندھن جس سے سورج چمکتا ہے اس کا خرچہ کتنا ہے ؟ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ سارے عالم میں جتنا ایندھن خرچ ہوتا ہے سورج میں آگ کا ایندھن ایک گھنٹہ میں اس سے زیادہ خرچ ہوتا ہے ۔ لیکن یہ ایندھن سورج کہاں سے پاتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے ایندھن میں سورج کو خود کفیل بنایا ہے ۔اس کے اندر ہزاروں لاکھوں ہائیڈروجن بم ہر وقت پھٹتے رہتے ہیں جس سے خود بخود آگ پیدا ہوتی رہتی ہے ۔اگر سورج اپنے ایندھن میں خود کفیل نہ ہوتا تو اتنا ایندھن کہاں سے پاتا؟ جب کہ ساری دنیا کا ایندھن اس کے ایک گھنٹہ کے ایندھن کے برابر ہے ۔ ایسے ہی اللہ والے جو ہدایت کے سورج ہیں ان کے قلب، دردِ دل کے ایندھن میں خود کفیل بنائے جاتے ہیں ، ان کا یہ ایندھن کہاں سے آتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ ان کے قلب پر علوم غیبیہ وارد کرتا

ہے، ان کے دلوں کے اندر اپنے دردِ محبت کا ایندھن دیتا ہے ، ان کے اندر ہمہ وقت دردِ دل کے ایسے دھماکے ہوتے رہتے ہیں جن سے وہ خود بھی گرماگرم رہتے ہیں اور ان کی برکت سے ان کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی ایمانی گرمیاں مل جاتی ہیں اور ایک دن ان کے ہم نشینوں کے قلب بھی ہدایت کے سورج بن کر اپنے دردِ دل کی آگ میں خود کفیل ہوجاتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بس مضمون ختم۔

دوستو! آج کا مضمون عجیب و غریب ہے یا نہیں ؟ میں مسجد میں ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سوچ کر بیان نہیں کرتا۔ مجھے خود پتہ نہیں تھا کہ آج میں کیا بیان کروں گا۔ یہ میرے بزرگوں کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ ہر وقت نئے نئے علوم ، نئے نئے مضامین نئی نئی تعبیروں کے ساتھ عطا ہو رہے ہیں ۔

وہ خمر کہن تو قوی تر ہے لیکن
نئے جام و مینا عطا ہورہے ہیں

فالحمد لك والشكر لك يا ربنا

چاند تارے مرے قدموں میں بچھے جاتے ہیں
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ والوں سے دعا بھی کراؤ ، ان سے دعا کی

درخواست کرو تاکہ وہ اللہ سے کہہ سکیں کہ اے خدا جن لوگوں نے ہم سے دعاؤں کی فرمائش کی ہے آپ میری اوران سب کی دعاؤں کو قبول فرمالیجئے ۔ دعا میں یوں نہ کہو کہ جن لوگوں نے مجھ سے دعاؤں کی درخواست کی ہے ، اس میں تکبر ہے ، یوں کہو کہ جن لوگوں نے دعاؤں کی فرمائش کی ہے اور یہ آداب بھی بزرگوں سے ملتے ہیں ۔

بس اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور میری گذارش کو قبول کرلے ۔ اس وقت مقرر کی زبان اور سامعین کے کان اے اللہ آپ کے ذکر میں مشغول تھے تو میری زبان کو اور میرے دوستوں کے کان کو اے اللہ جب آپ قبول فرمالیں تو آپ کریم ہیں ہم سب کو مجسم اپنا مقبول اور پیارا بنالیجئے اور اپنے پیار کے اعمال بھی دے دیجئے اور پیار کی صورت بھی دے دیجئے اور پیار کی سیرت بھی دے دیجئے اور اپنے پیار کے قابل تقویٰ بھی دے دیجئے اور تمام گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت مردانہ بھی عطا فرمادیجئے ، قلب کو طہارت دے دیجئے قالب کو حفاظت دے دیجئے ، آپ کی رحمت اور آپ کے دست کرم کا انتظار ہے ۔

غالبی بر جاذباں اے مشتری
شاید ر درماندگاں را واخری

اے میرے خریدار آپ گناہوں کی طرف کھینچنے والی تمام قوتوں پر غالب ہیں ۔ گناہوں کے معاملہ میں ہم عاجز و مغلوب ہو رہے ہیں

آپ اپنے کرم سے ہم کو خرید لیجئے اور ہمیں ہمارے دست وبازو کے حوالے نہ کیجئے، ہمارے دست و بازو سے ہمیں کھینچ لیجئے اور اپنی رحمت سے توفیق و ہمت دے دیجئے۔ مرتے دم تک ایک گناہ بھی ہم سے نہ ہو اور اگر کبھی خطا ہو جائے تو توفیق توبہ سے ہمیں اس طرح پاک کیجئے اور اس طرح پیار کیجئے جیسے ماں چھوٹے بچے کو پاخانہ پھرنے کے بعد دھلادیتی ہے اور پھر کپڑے بدل کر اسے پیار بھی کرتی ہے۔ آپ ہمیں توفیق توبہ دے کر اپنے آب رحمت میں نہلادیجئے اور ہمارے لباس فاسقانہ کو لباس تقویٰ سے تبدیل کردیجئے اور پھر آپ ہمارا پیار بھی لے لیجئے ۔و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد و آله وَ صحبه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

یہ علامت ہے کہ حاصل ہے تجھے صدق ویقیں
خوفِ محشر سے ترے قلب کا لرزاں ہونا
چوم لیتا ہے فلک بڑھ کے زمیں کو اخترؔ
ہو مبارک کسی عاصی کا پشیماں ہونا

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب)